

4.1 ترقیاتی مالی اداروں کے خطرے کا جائزہ

ترقیاتی مالی اداروں کی کارکردگی میں اب تک چٹنگی نہیں آسکی ہے، جو فنڈز کے اختصاص کے اگلے مرحلے کو مہمیز دیتے ہیں اور جن کی توجہ مخالف گردش مالکاری (countercyclical financing) پر ہوتی ہے۔ یہ فنڈنگ کے لیے مالی اداروں پر انحصار کرتے ہیں جس سے قرضے کے دورانیے کے تحقیقی مرحلے میں ان کے اثاثوں میں توسیع محدود ہو جاتی ہے اور قرض گاری بڑھانے کے سلسلے میں ان کا ممکنہ کردار بھی محدود ہو جاتا ہے۔ تاہم گزشتہ تین برسوں میں ترقیاتی مالی اداروں کے خالص قرضوں میں دوہندسی نمو (اوسطاً 16.5 فیصد) دیکھنے میں آئی۔ حکومت کی قومی منصوبہ بندی میں ترقیاتی مالی اداروں کا ارتباط، اپنی سرگرمیوں کا دائرہ بڑھانے کی خاطر متعلقہ فریقوں کی طرف سے تعاون میں اضافہ، اور ترقیاتی تناظر میں ضابطہ کار اداروں کی جانب سے آپریشنل معاونت مل جانے سے مالی وساطت کا احاطہ کرنے میں ان کا کردار بڑھ سکتا ہے۔ اس کاوش سے ملک کی اقتصادی و معاشی ترقی کے لیے قومی عزم کو مزید تقویت ملے گی۔

مجموعی مالی شعبے میں ترقیاتی مالی اداروں کی اہمیت معدوم ہو رہی ہے۔۔۔

جدول 4.1.1

ترقیاتی مالی اداروں کے حقیقی زمرے کے گلیڈی اور مالی اصابت کے اظہار ہے

2017ء	2016ء	2015ء	2014ء	2013ء	2012ء	
ارب روپے						
122.1	108.9	115.3	108.3	79.5	80.2	سرمایہ کاری
76.7	68.6	56.8	48.6	45.3	47.7	قرضے
228.0	208.8	190.5	176.1	149.4	143.2	غلی اثاثے
100.5	98.4	86.5	74.4	67.3	58.2	قرض گیری
17.1	10.9	12.0	15.0	8.9	13.5	امانتیں
99.5	82.2	79.3	76.4	62.3	62.6	ایکویٹی
15.0	13.9	15.0	15.1	17.1	18.2	غیر فعال قرضے
فیصد						
47.04	40.78	43.62	44.85	50.33	55.18	شرح کفایت سرمایہ
17.15	17.48	21.98	25.27	30.04	31.69	غیر فعال قرضے تا مجموعی قرضے
5.52	4.51	6.21	7.93	12.41	17.50	خالص غیر فعال قرضے تا خالص قرضے
2.36	3.56	3.36	4.48	3.05	2.21	اثاثوں پر منافع (بعد از ٹیکس)
5.77	8.66	7.92	10.64	7.00	5.35	ایکویٹی پر منافع (بعد از ٹیکس)
37.28	38.78	32.59	30.96	40.25	40.20	لاگت تا آمدنی تناسب
90.90	90.23	86.31	84.80	84.77	81.31	سیال اثاثے تا قلیل مدتی واجبات
447.93	627.65	471.61	323.92	506.85	352.71	قرضے تا امانتیں

ماخذ: اسٹیٹ بینک

ادارے سرمایہ اور زری منڈی کی سرگرمیوں میں زیادہ متحرک ہیں¹⁷⁴ جیسا کہ ان کے اثاثوں کا 53.6 فیصد سرمایہ کاری پر مشتمل ہونے سے عیاں ہے۔ اگرچہ اس سرمایہ کاری

بین الاقوامی سطح پر کئی ترقیاتی مالی اداروں نے ترقیاتی عمل میں اپنا کردار ادا کرنے کا ہدف حاصل کیا اور اب ان کے وجود کو اس لیے جائز قرار دیا جا رہا ہے کہ وہ مخالف گردش مالکاری فراہم کر رہے ہیں۔^{170، 171} پاکستان میں ترقیاتی مالی اداروں، جو بیشتر حکومت پاکستان اور دیگر ریاستی اداروں کی مشترکہ ملکیت ہیں¹⁷²، کے قیام کا مقصد معاشی ترقی میں کردار ادا کرنا تھا جس کے حصول کے لیے اقتصادی اہمیت کے حامل شعبوں، صنعتی اور انفراسٹرکچر منصوبوں کے لیے رقوم کی فراہمی، اور پاکستان اور دیگر ممالک کے درمیان تجارتی بہاؤ میں سہولت پیدا کی جانی تھی۔ تاہم کئی دہائیاں گزر جانے کے باوجود¹⁷³، ترقیاتی مالی ادارے اب تک ترقیاتی کردار ادا نہیں کر سکے ہیں۔

بلاخطر منافع کی جستجو نے ترقیاتی مقاصد کو نظر انداز کیا لیکن اصابت کے اظہارے مستحکم ہوئے

2017ء کے اختتام تک ترقیاتی مالی اداروں کے اثاثوں کا حجم 228.0 ارب روپے تھا، جو مالی شعبے کے مجموعی اثاثوں کا محض 0.92 فیصد بنتا ہے (عمومی جائزہ ملاحظہ کیجیے)۔ قرضوں کی شرح نمو 16.5 فیصد رہی (گزشتہ تین برسوں کی اوسط) جس سے کل اثاثوں میں ان کا حصہ 2014ء کے 26.7 فیصد سے بڑھ کر 2017ء میں 33.6 فیصد ہو گیا۔ لیکن ترقیاتی مالی

¹⁷⁰ عالمی سمپوزیم برائے ترقیاتی مالی ادارے

<http://www.worldbank.org/en/events/2017/09/19/global-dfi-symposium/aspx>

¹⁷¹ مخالف گردش مالکاری سے ہماری مراد یہ ہے کہ جب نجی اداروں کو قرضوں کے اجراء میں عارضی مشکلات کا سامنا ہو تو قرض گاری بڑھا دی جائے، تاکہ معاشی بحالی کی کاوشوں میں مدد ملے۔

¹⁷² آٹھ میں سے ایک ترقیاتی مالی ادارے کے سوا، جو کہ مکمل طور پر حکومت پاکستان کی ملکیت ہے۔

¹⁷³ موجودہ ترقیاتی مالی اداروں میں سے پہلا ادارہ 1952ء میں قائم ہوا، جبکہ مشترکہ ملکیت کا حامل پہلا ترقیاتی مالی ادارہ 1978ء میں قائم ہوا، اور اس طرز کا آخری ادارہ 2007ء میں قائم کیا گیا۔

¹⁷⁴ ان اداروں میں ایک ترقیاتی مالی ادارہ حکومتی تمسکات کا لائسنس یافتہ پرائمری ڈیلر بھی ہے۔ اپنے لائسنس کو فعال رکھنے کے لیے اس ترقیاتی مالی ادارے پر لازم ہے کہ وہ حکومتی تمسکات سازی کی منڈی میں متحرک رہے۔ 2017ء میں صرف اس ترقیاتی مالی ادارے کی حکومتی تمسکات میں سرمایہ کاری اس شعبے کی جانب سے کل سرمایہ کاری کا 45.3 فیصد تھی، جس کے حصول کی خاطر اس نے مالی اداروں سے قرض گیری کی (اس شعبے کی کل قرض گیری میں اس ادارے کا حصہ 44.4 فیصد ہے)۔

شعبہ جاتی ارتکاز کے سلسلے میں انفرادی،¹⁷⁵ ٹیکسٹائل، اور توانائی کی پیداوار / ترسیل کے لیے مالکاری سب سے زیادہ رہی؛ لیکن بینکوں کی جانب سے فراہم کردہ قرضوں کی بہ نسبت اس کا حجم بہت کم رہا¹⁷⁶ (شکل 4.1.1)۔

اسٹیٹ بینک نے پائیدار اور شمولیتی معاشی نمو کی خاطر نو مالکاری کی مختلف اسکیمیں متعارف کرائی ہیں۔ اسٹیٹ بینک کی ضابطہ سازی کے دائرے میں آنے والے تمام ادارے تزویراتی شعبے کو قرضے دینے کے لیے وضع کردہ اسکیموں میں شامل ہو سکتے ہیں¹⁷⁷۔ تاہم ان نو مالکاری اسکیموں میں ترقیاتی مالی اداروں کی شمولیت بہت کم ہے، ان اداروں کی مجموعی قرض گیری میں متعلقہ واجبات کا حجم محض 8.6 فیصد ہے۔ لہذا، ترقیاتی مالی اداروں کا موجودہ خاکہ ان کی خواہش کے مطابق معاشی محرک پیدا کرنے کے لیے ناکافی ہے (شکل 4.1.2)۔

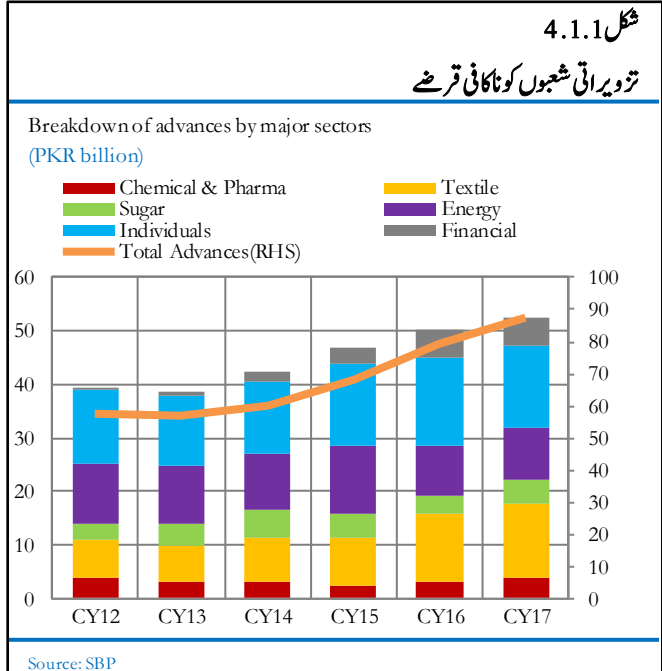
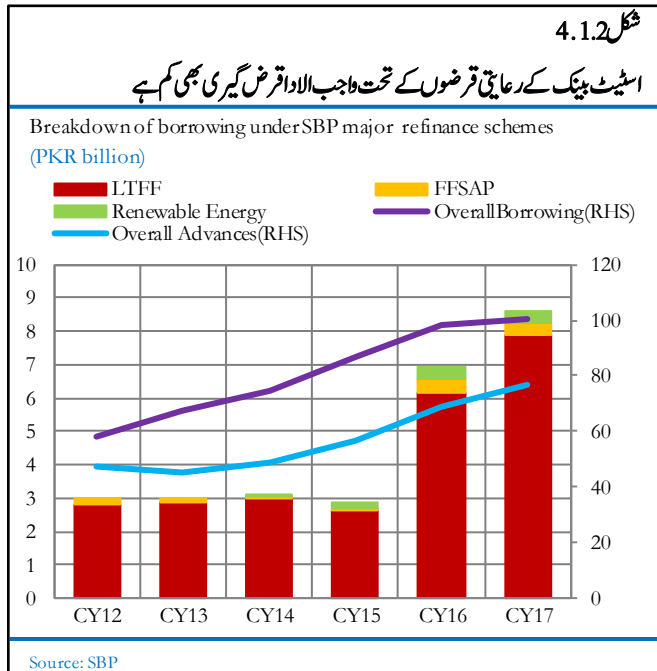
اگرچہ ایکویٹی سرمایہ کاری کے ذریعے اس شعبے کی ترقی ایک مفید ذریعہ ہے، تاہم بلند سرمایہ چارج ایک رکاوٹ ہے۔۔۔

بیشتر ترقیاتی مالی ادارے کئی شعبوں میں ایکویٹی سرمایہ کاری (ذیلی ادارے / رفاقتی تعلق یا دیگر سرمایہ کاریوں کے توسط سے، تزویراتی درجے میں آنے والے شیئرز میں) کرتے ہیں

سے (34.4 فیصد سرمایہ کاری سرکاری تمسکات میں ہے) ترقیاتی مالی اداروں کے ترقیاتی مالیات کے اہداف کو نقصان پہنچا مگر اس کی وجہ سے ان اداروں کے اصابت کے اظہاریوں کو تقویت ملی۔ سرمایہ کاری سے حاصل شدہ منافع (2017ء میں کل آمدنی کا 48.7 فیصد) نے نفع آوری کے اظہاریوں کو بہتر کر دیا جبکہ خطرہ قرض سے پاک سیال تمسکات میں اثاثوں کے استعمال سے شرح کفایت سرمایہ 47.04 فیصد تک جا پہنچی اور سیال اثاثوں اور کل اثاثوں کا تناسب 40.4 فیصد ہو گیا۔ غیر فعال قرضوں کا تناسب بظاہر بلند یعنی 17.2 فیصد ہے، جو غیر فعال رہن جزدان کے حامل ایک ترقیاتی مالی ادارے کا عکاس ہے جو مکاناتی مالکاری میں فعال ہے۔ اس چیز کے علاوہ، اس شعبے کے غیر فعال قرضوں کا تناسب پست یعنی 9.5 فیصد ہے (جدول 4.1.1)۔

تزویراتی شعبوں کو قرضوں کی فراہمی ناکافی رہی

ترقیاتی مالی اداروں کی جانب سے نجی شعبے کو دیے جانے والے قرضوں کا حجم بینکاری شعبے کے قرضوں کا محض 1.72 فیصد ہے۔ ان قرضوں کے ناکافی ہونے کا اظہار اس امر سے بھی ہوتا ہے کہ 2017ء میں ان اداروں نے معیشت کے کلیدی شعبوں (جیسے ٹیکسٹائل، شکر، سینٹ، زرعی کاروبار اور توانائی) کو 4.0 ارب روپے فراہم کیے جبکہ بینکاری شعبے نے 397.2 ارب روپے کے قرضے دیے۔



¹⁷⁷ طویل مدتی نو مالکاری کی چار اسکیمیں یہ ہیں، طویل مدتی مالکاری سہولت (ایل ٹی ایف ایف)، اس کا مقصد مشینری کی درآمد اور ملک میں بننے والے پلانٹس کی خریداری ہے؛ چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروباری اداروں (ایس ایم ایز) کی جدت طرازی؛ زرعی پیداوار کے ذخیرے کے لیے مالکاری سہولت (ایف ایف ایس اے پی)؛ اور قابل تجدید توانائی استعمال کرنے والے بجلی گھروں کی مالکاری اسکیمیں تاکہ صنعتی شعبے کی استعداد کاری ہو سکے۔

¹⁷⁵ یہ مکاناتی مالکاری سے متعلقہ ایک ترقیاتی مالی ادارے میں رہن پر قرض گاری کا واحد ذریعہ ہے، جو اس کے کل انفرادی جزدان کا تقریباً 96.0 فیصد ہے۔

¹⁷⁶ بینکوں کی جانب سے مجموعی قرضے (2017ء)؛ انفرادی (618.9 ارب روپے)، ٹیکسٹائل (989.9 ارب روپے)، توانائی کی پیداوار / ترسیل (1043.5 ارب روپے)۔

ذریعہ بھی ہو سکتی ہے، اس لیے متعلقہ فریق اس سے استفادے پر غور کر سکتے ہیں۔ اہم متعلقہ فریق اپنی کاروباری سرگرمیوں کو جلا بخشنے کی خاطر استعداد کاری اور ترقیاتی مالی اداروں کو آپریشنل معاونت کی فراہمی پر غور کر سکتے ہیں، جبکہ ضابطہ کار اس ذریعے کے لیے اس طرح معاون ہو سکتے ہیں کہ وہ فی فریق اکٹشاف کی حد اور کیپیٹل چارج میں نرمی کر دیں¹⁷⁸ (شکل 4.1.3)۔

فنڈنگ کے قابل عمل ذرائع کی کمی فنڈنگ کے حصول میں رکاوٹ ہے۔۔۔

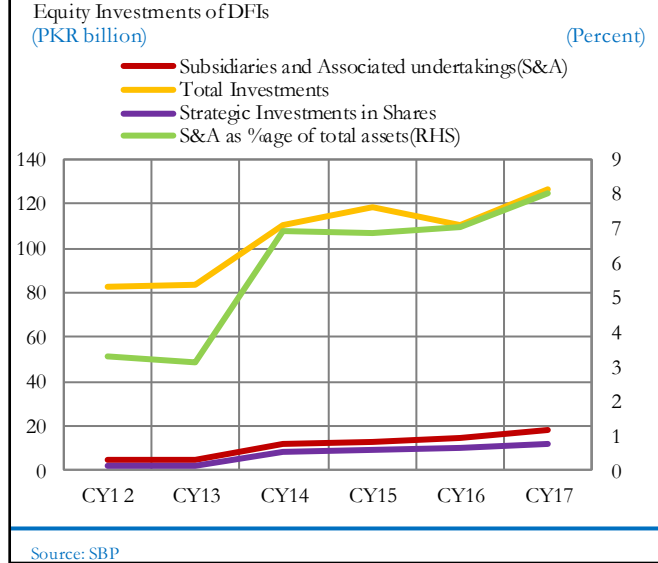
ترقیاتی مالی اداروں میں امانت گزاروں کی تعداد اس کے کل اثاثوں کا محض 6.7 فیصد ہے، یہ امانتیں بنیادی طور پر نفع آور امانتوں¹⁷⁹ جیسے سرمایہ کاری سرٹیفکیٹ پر مشتمل ہوتی ہیں۔ نتیجتاً، ترقیاتی مالی اداروں کو اپنے اثاثوں (کل اثاثوں کا 44.1 فیصد) کی فنڈنگ کے لیے مالی اداروں سے قرض گیری پر بھاری انحصار کرنا پڑتا ہے۔ لہذا، نفع آور امانتوں کی بلند لاگت اور قرض گیری پر انحصار سے ترقیاتی مالی اداروں کی فنڈنگ کے اخراجات بڑھ جاتے ہیں، جس کے باعث ترقیاتی مالی اداروں کے اثاثوں کی وسعت محدود ہو جاتی ہے۔ ترقیاتی مالی اداروں کی جانب سے اکٹھا کی گئی رقم پر اوسطاً جو شرح سود ادا کرنا پڑتی ہے وہ بینکاری شعبے سے 200 پی پی ایس زیادہ ہے (شکل 4.1.4)۔

۔۔۔ محفوظ قلیل مدتی قرض گیری پر انحصار سے ترقیاتی مالی ادارے غیر مستحکم اثاثہ جاتی نمو کا مزید شکار ہو جاتے ہیں

اگرچہ سرکاری قرضہ منڈی میں ترقیاتی مالیاتی اداروں کی شرکت اپنے تئیں فکر مندی کی بات نہیں ہے تاہم ان سرمایہ کاریوں کی رقم کے لیے قرض گیری کا استعمال ناپائیدار ذریعہ ہو سکتا ہے۔ مالی تمسکات کی دستیابی ترقیاتی مالی اداروں کو اپنے اثاثوں میں اضافے کے لیے محفوظ قرض گیری پر انحصار کرنے پر راغب کرتی ہے۔ ایسے ذرائع سے ترقیاتی مالیاتی اداروں کو تمسکات کی قرض / معیار سیالیت کے لحاظ سے رعایتی شرح مل جاتی ہے؛ اس قلیل مدتی قرض گیری سے پائیدار اثاثے بنانے میں مدد نہیں ملتی۔ تمسکات کی عرصیت اور واجب الادا قرض کی ادائیگی سے ترقیاتی مالی اداروں کے اثاثوں میں تیزی سے ردوبدل ہو جاتا ہے۔

شکل 4.1.3

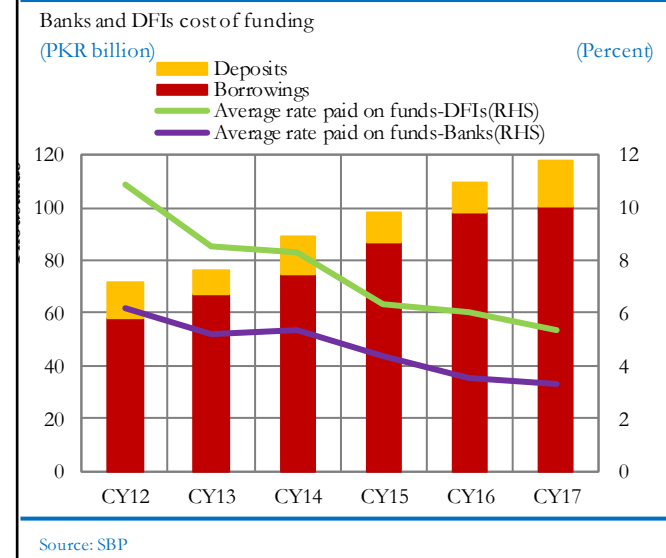
متعلقہ کمپنیوں میں سرمایہ کاری بڑھ رہی ہے



جن میں کمرشل بینک، خرد مالکاری بینک، انتظام اثاثہ کی کمپنیاں، لیزنگ، مضاربہ، رینئل اسٹیٹ، بیمہ اور بجلی کی پیداوار شامل ہیں۔ یہ سرمایہ کاریاں کل اثاثوں اور سرمایہ کاریوں کا چھوٹا سا حصہ ہیں۔ چونکہ ایکویٹی سرمایہ کاری اہم شعبوں کی نمو کو تقویت دینے کا ایک مفید

شکل 4.1.4

رقوم کے مہنگے ذرائع اثاثوں میں اضافے کو روک دیتے ہیں



¹⁷⁸ ہاڈل کی شرائط کے تحت کمرشل اداروں کی ایکویٹی میں سرمایہ کاری (جو اجرائی ادارے کے جاری شدہ مشترکہ سرمایہ

حصص کے 10 فیصد سے زائد ہو) پر پابجہاں ذیلی ادارہ چلا گئے ہو، یہ وزن خطرہ 1000 فیصد چارج کیا جائے گا۔

¹⁷⁹ ترقیاتی مالی ادارے قابل اجراء امانتیں (checking deposits) جمع نہیں کر سکتے (پی پی آرڈی سرکلر 2015ء کا

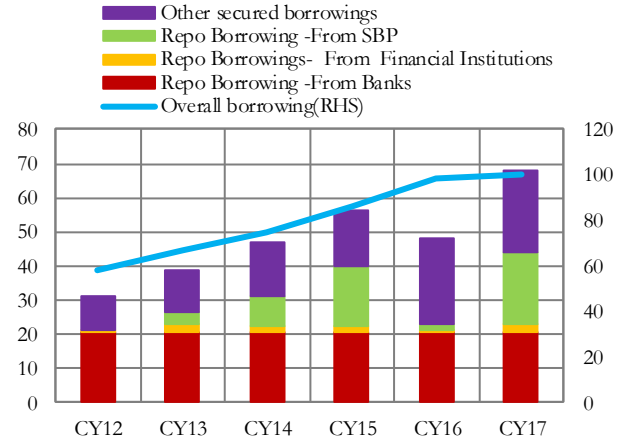
نمبر 2)۔

اثاثوں کی پائیدار نمو کے لیے ترقیاتی مالی اداروں کو فنڈنگ کے متبادل ذرائع اپنانے چاہئیں (شکل 4.15 اور 4.16)۔

شکل 4.1.5

محفوظ قرض گیری پر انحصار سے طویل مدتی قرضوں کی حوصلہ شکنی ہوتی ہے

Breakdown of secured borrowings
(PKR billion)



Source: SBP

--- جس سے قلیل مدتی قرض گاری بڑھ جاتی ہے ---

ترقیاتی مالی اداروں کی جانب سے قلیل مدتی محفوظ قرض گیری پر انحصار سے ان کی قرض گاری کا جزو ان سکڑ رہا ہے جس سے یہ ادارے اپنا وہ منفرد کردار ادا نہیں کر پاتے جو قومی اہمیت کے منصوبوں کو طویل مدتی نمو کے لیے قرضے فراہم کرنے کا ہے۔ ریپو قرض گیری میں بنیادی تمسکات کی عرصیت ریپو معاہدے کی میعاد سے زائد ہونی چاہیے۔ قلیل مدتی تمسکات کی جانب رجحان کو مد نظر رکھتے ہوئے، ان سے کی گئی قرض گیری بھی قلیل مدتی ہی ہوتی ہے (شکل 4.1.7)۔

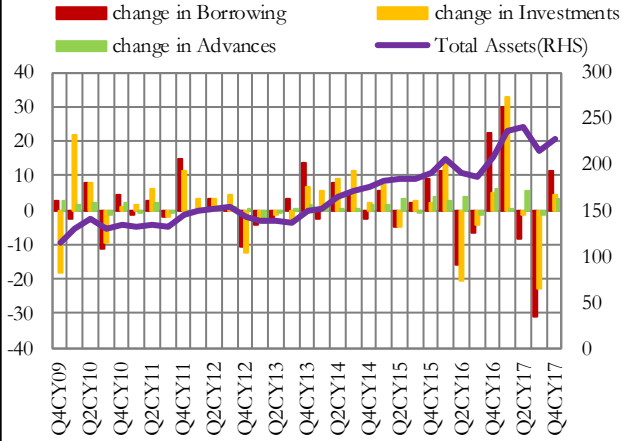
ترقیاتی مالی اداروں کی مالی شعبے میں موجودگی بڑھانے کے لیے پالیسی میں کچھ تبدیلیاں درکار ہیں۔۔۔

جیسا کہ مالی شعبے میں خاطر خواہ گہرائی لانا تاکہ وہ دھچکے برداشت کر سکے، پالیسی سازوں کے بنیادی مقاصد میں شامل ہوتا ہے، اسی طرح یہ بھی لازم ہے کہ مالکاری کی کمی کو پورا کرنے کے قرض دینے والے متبادل ادارے موجود ہوں۔ لہذا، ترقیاتی مالی اداروں کے لیے ایک اہم کردار متعین کرنے کی ضرورت ہے۔ پالیسی سازی کے محاذ پر چند ممکنہ اقدامات میں

شکل 4.1.6

قرض گیری کا سرمایہ کاری کے لیے استعمال۔ سرمایہ بہاؤ

Passive intermediation model of DFI's
(PKR billion)

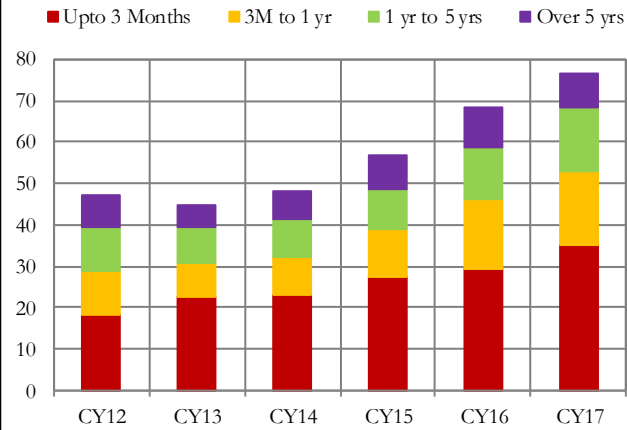


Source: SBP

شکل 4.1.7

قلیل مدتی قرضے حاوی ہیں

Maturity composition of Advances
(PKR billion)



Source: SBP

ترقیاتی اداروں کے ساتھ روابط میں اضافہ، سرگرمیوں کا دائرہ بڑھانے کی خاطر وسط تا طویل مدتی منصوبوں کی تشکیل، دو طرفہ سطح پر تبادلہ خیال اور نجی شعبے کو ترقیاتی مالیاتی اداروں میں حصص کے حصول کے ذریعے شرکت داری کی ترغیب دلانا شامل ہیں۔ حکومت قومی سطح کی طویل مدتی ترقیاتی منصوبہ بندی میں ان اداروں کو کردار دینے پر غور کر سکتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ترقیاتی مالی اداروں کی نگرانی کمرشل اداروں سے ہٹ کر کرنے کی ضرورت ہے۔

ادائیگی قرض کی صلاحیت کے اظہار پر یعنی شرح کفایت سرمایہ 2017ء میں 47.04 فیصد اور غیر فعال قرضوں کا تناسب 17.2 فیصد ہے، جو اس بات کے غماز ہیں کہ قرض گاری بڑھانے کی خاطر خواہ گنجائش موجود ہے¹⁸⁰۔ اگر متعلقہ فریقوں کی جانب سے درکار معاونت مل جائے تو ترقیاتی مالی ادارے حکومت کے نمائندے کے طور پر اُس وقت مخالف گردشی مالکاری کی فراہمی میں اپنا کردار ادا کر سکتے ہیں جب کبھی مالی استحکام کے تحفظ کی ضرورت پیش آجائے۔

¹⁸⁰ غیر فعال قرضوں کا تناسب بینکاری شعبے سے قدرے زیادہ ہے (8.4 فیصد)، جس کی وجہ مکاناتی مالکاری سے متعلق ایک ترقیاتی مالی ادارے کی قرض گاری ہے، جس کے غیر فعال قرضوں کی شرح اس شعبے کا تقریباً 44 فیصد ہے۔